صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 13 جنوری 2016ء 2 ربیع الثانی 1437 ہجری 13 صلح 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 11

بدھ 13 جنوری 2016

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ خصوصیات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ اول مجھے ایک مہینے کی مسافت کے اندازے کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا ہے۔ دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔ تیسرے میرے لئے جنگوں میں حاصل شدہ مال غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے، حالانکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کیلئے جائز نہیں تھا۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی جعلت لی الارض مسجدا وطہورا حدیث نمبر 438)

نور ایمان

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ لڑکیوں اور لڑکوں کی تربیت میں ابھی بہت نقص ہے اور اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے مجھے اکثر بچوں کی پیشانی پر ابھی وہ بات نظر نہیں آتی جو ان کے نور ایمان کو کامل طور پر ظاہر کرنے والی ہو۔ بہت تھوڑے بچے اور نوجوان میں نے ایسے دیکھے ہیں جن کی پیشانی پر میں نے اِھْدِنَا ...... لکھا ہوا دیکھا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے پوری جدوجہد کرتے ہوں۔

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضور انور کے بعض پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئندہ چند دنوں میں ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے بعض پروگرام پاکستانی اوقات کے مطابق درج ذیل شیڈول کے مطابق نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ کریں۔

جامعہ کانووکیشن

20 جنوری	11:20pm, 11:30am
21 جنوری	6:30 am
23 جنوری	11:25pm, 11:40 am
24 جنوری	6:30 am

گلشن وقف نو اطفال

24 جنوری	11:25pm, 8:00pm
25 جنوری	7:45pm, 6:25pm
26 جنوری	11:20pm, 12:00pm
27 جنوری	6:50am

گلشن وقف نو ناصرات

30 جنوری	11:25pm
31 جنوری	11:50am, 6:25am, 11:25pm, 9:05pm,
یکم فروری	6:25am
2 فروری	11:20am, 12:00pm
3 فروری	7:25am

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں مَیں رسول کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا مَیں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دکھائی دیئے۔ اس پر میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی نظر نیچے کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے ابوبکر! ہم دو ہیں ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب باب صفات المهاجرین و فضلهم حدیث 3653)

سُرَاقَہ بن جُعْشُم جنہوں نے ہجرت مدینہ کے وقت انعام کے لالچ میں رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا بیان کرتے ہیں کہ میں گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے رسول کریم ﷺ کے اس قدر نزدیک ہوگیا کہ میں آپ کے قرآن پڑھنے کی آواز سن رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ آپ دائیں بائیں بالکل نہیں دیکھتے ہاں حضرت ابوبکرؓ بار بار دیکھتے جاتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبی و اصحابه الی المدینة حدیث نمبر 3906)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب انسانوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا (کسی طرف سے کوئی آواز آئی تھی) لوگ آواز کی طرف دوڑے تو سامنے سے نبی کریم ﷺ ان کو آتے ملے آپ بات کی چھان بین کر کے واپس آ رہے تھے حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ نے اپنی گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں کو سامنے سے آتے دیکھا تو فرمایا ڈرو نہیں، ڈرو نہیں، مَیں دیکھ آیا ہوں کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ پھر آپ نے ابوطلحہ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا ہم نے اس کو تیز رفتاری میں سمندر جیسا پایا۔

(صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الحمائل و تعلیق السیف بالعنق 2908)

جنگ احد کا واقعہ ہے کہ جب لشکر پراگندہ ہوگیا اور رسول کریم ﷺ کے گرد صرف ایک قلیل جماعت ہی رہ گئی تو ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ کیا تم میں محمد (ﷺ) ہے اور اس بات کو تین بار دہرایا لیکن رسول کریمؐ نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دیں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے تین دفعہ باآواز بلند کہا کہ کیا تم میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکرؓ) ہے۔ اس کا جواب بھی نہ دیا گیا تو اس نے پھر تین دفعہ پکار کر کہا کہ کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمرؓ) ہے۔ پھر بھی جب جواب نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت عمرؓ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تو نے جھوٹ کہا ہے جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں اور وہ چیز جسے تو ناپسند کرتا ہے ابھی باقی ہے۔ اس جواب کو سن کر ابوسفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہوگیا اور لڑائیوں کا حال ڈول کا سا ہوتا ہے تم اپنے مقتولوں میں بعض ایسے پاؤ گے کہ جن کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں گے۔ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا لیکن میں اس بات کو ناپسند بھی نہیں کرتا۔ پھر فخریہ کلمات باآواز بلند کہنے لگا اُعْلُ هُبُلْ اُعْلُ هُبُلْ یعنی اے ہبل (بت) تیرا درجہ بلند ہو اے ہبل تیرا درجہ بلند ہو۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا کہو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند رتبہ اور سب سے زیادہ شان والا ہے۔ ابوسفیان نے یہ بات سن کر کہا ”ہمارا تو ایک بت عزّیٰ ہے تمہارا کوئی عزّیٰ نہیں ہے“۔ جب صحابہؓ خاموش رہے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ:

اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَالَکُم ۔ ”اللہ ہمارا دوست و کارساز ہے اور تمہارا کوئی دوست نہیں“۔

(صحیح بخاری کتاب الجهاد باب مایکره من التنازع و الاختلاف فی الحرب)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اداریہ

استحکام خلافت کے لئے انصاراللہ کا کردار

جان، مال، وقت، عزت، اولاد کی قربانی کے شاندار نمونے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے آیت استخلاف کی تفسیر میں یہ عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھنے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہاں ایمان کے ایک معنے ایمان بالخلافت کے ہیں۔ یعنی جو لوگ خلافت اور اس کی برکات پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے قیام کی خاطر اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں ان کو خلافت کا انعام عطا کیا جائے گا۔ پس یہ ایک مشروط وعدہ ہے جو ان دونوں شرائط کے ساتھ وابستہ ہے۔

حضور سورۃ نور آیت 56 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ان آیات سے یہ مضمون شروع ہوتا ہے کہ اگر (......) قومی طور پر محمد رسول اللہ کی اطاعت کریں گے تو ان کو کیا انعام ملے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ تم میں سے جو لوگ خلافت پر ایمان لائیں گے اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے اور ایسے اعمال بجالائیں گے جو انہیں خلافت کا مستحق بنا دیں ان سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا......

پھر فرمایا:

اس آیت میں (......) کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کر دے گا اور ان کو ان کے دین پر قائم فرمائے گا جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور اس دین کی جڑیں مضبوط کر دے گا اور خوف کے بعد امن کی حالت ان پر لے آئے گا۔ جس کے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر (مومن) ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔

جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اسے دوسری قدرت کے نام سے نوازا ہے اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد سے خلافت کے قیام و استحکام کے لئے کوشاں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تمام ذیلی تنظیموں کے وعدوں میں خلافت کے قیام کے لئے قربانی کرنے کا عہد بھی شامل فرمایا۔ چنانچہ ہر ناصر خدا کی قسم کھا کر یہ عہد کرتا ہے کہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ (دین حق) احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

مجلس انصار اللہ کی 75 سالہ خدمات اور کارناموں میں خلافت کی محبت سرفہرست ہے۔ گو مجلس انصار اللہ باقاعدہ طور پر 1940ء میں قائم ہوئی لیکن اس سے قبل بھی 40 سال سے زائد عمر کے احمدیوں کے ماتھے کا جھومر خلافت کی محبت اور اطاعت ہی تھا۔

نظام خلافت کے استحکام کے 14 طریق

1۔ خلیفہ وقت سے دلی محبت کرنا ایسی کہ امام وقت اپنی جان، مال اور بیوی بچوں سے بھی پیارا ہو جائے۔

2۔ امام وقت کے ارشادات کو سننا اور سمجھنا۔

3۔ پوری طاقت اور صلاحیت سے امام کی آواز پر لبیک کہنا اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا۔

4۔ خلیفہ وقت کی ظاہری حفاظت پر مستعد رہنا۔

5۔ خلیفہ وقت کے لئے درد دل سے دعائیں کرنا، اس کی صحت، عمر اور منصوبوں میں کامیابی کے لئے سجدہ ریز ہونا۔

6۔ قیام صلوٰۃ اور ادائیگی زکوٰۃ کے مضمون پر دلی توجہ سے عمل پیرا ہونا۔

7۔ خلیفہ وقت سے خطوط کے ذریعہ سے تعلق رکھنا اور دعائیں حاصل کرنا۔

8۔ تمام اہم معاملات میں مشورہ کرنے اور اپنے حالات سے باخبر رکھنا۔

9۔ اپنے اہل و عیال اور عزیزوں میں خلیفہ وقت کی محبت کو راسخ کرنا۔

10۔ خلافت کی غیرت رکھنا اور منکرین خلافت کا مقابلہ کرنا۔

11۔ اپنے ماحول میں چوکس رہنا کہ کوئی فرد غیر شعوری طور پر بھی خلافت کی بے ادبی نہ کرے۔

12۔ خلافت کے حق میں زبانی تقاریر اور لسانی جہاد کرنا۔

13۔ خلافت کی برکات کے متعلق لٹریچر کی تیاری، اخبارات و رسائل، جرائد میں مضامین کی اشاعت، کتب کو عام کرنا۔

14۔ نئے خلیفہ کے انتخاب کے وقت پرسوز دعائیں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے رہنمائی چاہنا اور اگر مجلس انتخاب کی ممبری کی سعادت نصیب ہو تو انتخاب میں شریک ہونا اور تجدید بیعت کا شرف حاصل کرنا۔

چند عملی نمونے

اجمالاً یہ وہ طریق ہیں جن کے ذریعہ خلافت کا استحکام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر ایک شق کے لحاظ سے اپنے عہد کو نبھانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بیان کرنے کے لئے ہزاروں صفحات لکھے جا سکتے ہیں۔ یہاں صرف ابتدائی شقوں کے تحت چند امور کے متعلق اشارے درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا تعلق جان، مال، وقت، عزت اور اولاد کی قربانی سے ہے۔

جان کی قربانی

جماعت کے شہداء میں ایک بڑی تعداد انصار کی ہے، لاہور کے 2010ء کے واقعات میں 86 میں سے 58 شہداء کا تعلق انصار اللہ سے تھا۔ وہ بھی ہیں جو ہر وقت اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں اور عملاً جان کی قربانی کر چکے ہیں مگر زمین پر غازی ہیں اور خدمت میں مسلسل مشغول ہیں۔

مالی قربانی

☆ نظام وصیت میں شمولیت جس میں ایک احمدی خادم کی عمر سے شریک ہوتا ہے اور تادم آخر شریک رہتا ہے۔

☆ تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر چہارم کی ذمہ داریاں انصار اللہ کے سر پر ہیں۔

☆ یہ سعادت بھی انصار اللہ کے وصف میں آتی ہے کہ اپنے کم عمر یا تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور لجنہ کی طرف سے اکثر چندے اپنے مال میں سے ادا کرتے ہیں۔

☆ سلسلہ کی طرف سے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لئے بھی ہر قسم کے مالی اخراجات وغیرہ شرح صدر سے کرتے ہیں اور مرکز سے کوئی مطالبہ نہیں کرتے۔

☆ ڈائمنڈ جوبلی پر بھی انصار ایک خطیر رقم امام وقت کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔

وقت کی قربانی

مجلس انصار اللہ کے تمام عہدیداران مرکزی سطح سے لے کر ایک عام سائق تک اپنا قیمتی وقت سلسلہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ بعض تو دن یا رات کا بیشتر حصہ اسی کام میں صرف کرتے ہیں اس کے علاوہ سلسلہ کے بڑے اور اہم عہدوں پر عمر کے لحاظ سے انصار ہی متعین ہیں۔ امراء اضلاع کی اکثریت کا تعلق بھی اسی تنظیم سے ہے۔ وقف بعد از ریٹائرمنٹ اور وقف عارضی کی سکیموں میں بھی ذوق وشوق سے حصہ لیتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے وقف ایام کی سکیم میں بھی بھرپور طریق سے شریک ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی دعوت الی اللہ ہے۔ نئے نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ نئے لوگوں تک احمدیت کا پیغام اور سوال و جواب کی مجالس لگانا، لٹریچر اور پمفلٹس کی تقسیم ہی ان کا شغل و پیشہ ہے۔

عزت وجذبات کی قربانی

حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انصار اللہ ہر قسم کی عزت اور جذبات کو خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ خدا کی راہ میں ماریں کھاتے ہیں، دکھ اٹھاتے ہیں، دشمن کی طعن و تشنیع برداشت کرتے ہیں مگر جوابی قدم نہیں اٹھاتے اور استقامت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ قید و بند کی مصیبتیں برداشت کرتے ہیں مگر اف تک نہیں کرتے۔

اولاد کی قربانی

آغاز سلسلہ سے ہی وقف اولاد کا نظام جاری ہے۔ اس میں خدام کے ساتھ ساتھ انصار اللہ بھی شریک ہیں اور اپنی تمام ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اپنی اولاد کو خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں۔

تحریک وقف نو میں بھی انصار نے سینکڑوں بچے پیش کئے ہیں اور آج وہی ننھے بچے تعلیم و تربیت اور دیگر شعبوں میں غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آج جو گلشن احمدیت پر بہار ہے وہ انہی واقفین زندگی اور مربیان کرام کے خون سے آئی ہے۔

نیکی کے ہر میدان میں

ان قربانیوں کے نتیجہ میں انصار اللہ انفرادی اور اجتماعی طور پر خلافت کی دعاؤں کے حقدار بنتے ہیں اور باہمی تعلق کے نتیجہ میں جماعت اور نظام خلافت دونوں مستحکم سے مستحکم تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

خلافت احمدیہ کے ارشادات کے تابع انصار اللہ نیکی کے ہر میدان میں آگے سے آگے ہیں۔ عبادات، عشق رسولﷺ، محبت قرآن، مطالعہ کتب، دعوت الی اللہ، وقف عارضی، تربیت اولاد، اعلیٰ اخلاق کا قیام ان سب امور میں انصار اللہ ہراول دستہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خلافت کی برکات کو عام کرنے، اولاد اور عیال کے دلوں میں خلیفہ وقت کی محبت اجاگر کرنے، خلافت کے لئے دعائیں کرنے، امام وقت سے مشورہ لینے میں انصار اللہ کا کردار مشعل راہ ہے۔ مجلس انصار اللہ خلیفہ وقت کی سلطان نصیر ہے، اس کا بازو ہے، اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

ہماری دینی مجالس اور جلسوں کے انعقاد اس لئے ہوتے ہیں اور ہم یہاں آج اس لئے جمع ہیں کہ مختلف پروگراموں اور تقریروں سے اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں تا کہ دنیا کی حقیقی رنگ میں رہنمائی کر سکیں

تقویٰ کو اختیار کرنے ، بدظنی ، تجسس ، غیبت ، عیب جوئی ، بہتان طرازی اور جھوٹ جیسی برائیوں سے بچنے اور آپس میں صلح ، صفائی ، پیار اور محبت کو بڑھانے کی تاکیدی نصائح

یہ بات ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئے کہ اگر من حیث الجماعت حقیقی طاقت حاصل کرنی ہے ، اگر جماعت کو ترقی کی منازل کی طرف لے جانا ہے اور اس کا حصہ بننا ہے ، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا تقویٰ حاصل کرنا ہے ، اگر اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لینا ہے ، اگر انفرادی طور پر بھی اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے بھائیوں کی طرح رہنا ضروری ہے

ہم نے اگر ایک جماعت ہونے کا حقیقی فیض اٹھانا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنا ہے تو پھر ہر سطح پر ایک اکائی بننے کی ضرورت ہے اور یہی عملی خوبصورتی دوسروں کو بھی ہماری طرف متوجہ کرے گی

آج اس جلسے کی برکت سے وہ لوگ جن کے درمیان رنجشیں ہیں آپس کے شکوے ختم کریں۔ جو شکوے بڑھ کر قطع کلامی تک پہنچے ہوئے ہیں اس کو ختم کریں۔ صلح صفائی کو قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے والے بنیں

تقویٰ پر چلنے کی صحیح رنگ میں رہنمائی اور قول سدید کی حقیقت ایک مومن پر اس وقت کھلتی ہے جب وہ قرآن کریم کو اپنا رہنما اور لائحہ عمل بنائے۔ پس اس کے لئے قرآن کریم پر غور اور اس پر عمل کی حتی المقدور کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ کامیابیاں اسے ہی ملتی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اطاعت اس وقت ہو سکتی ہے جب احکام کا علم ہو۔ پس احکام کی تلاش بھی کرنی چاہئے

ایک متقی انسان کا اپنے آپ کو متقی بنا لینا کافی نہیں یا یہ دعویٰ کر دینا کافی نہیں کہ میں متقی ہوں یا خود تقویٰ پر چلنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں متقیوں کا امام بنائے

بہت سے معاشرے کے مسائل اس لئے جنم لیتے ہیں کہ انسان اپنی باتوں اور اپنے عہد سے پھر جاتا ہے۔ ایک احمدی کو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اس لئے یہ دین کا تقاضا ہے کہ ہم ہر عہد جو کسی واضح قرآنی حکم کے خلاف نہیں ہے اسے پورا کرنے والا بنیں کیونکہ یہ ضروری ہے۔ تو جہاں ہم نے اپنے دینی عہد نبھانے ہیں وہاں دنیاوی معاملات کے عہد بھی نبھانے ہیں

جماعت احمدیہ یوکے کے 49 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 21۔ اگست 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں افتتاحی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس لئے بھیجا کہ تا (دین حق) کی بھولی ہوئی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں اور تقویٰ جو مومن کی بنیاد اور نشانی ہے اسے دوبارہ دلوں میں بٹھائیں اور ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے دلوں میں یہ راسخ کریں کہ تقویٰ کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اور صرف علمی اور اعتقادی لحاظ سے ہی ایمان نہ ہو بلکہ عملی حالتیں بھی بہتر ہوں۔

چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدائے تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا (دین حق) کو ان لوگوں کے حملے سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔‘‘

......پس ہماری دینی مجالس اور جلسوں کے یہ انعقاد اس لئے ہوتے ہیں اور آج ہم یہاں اس لئے جمع ہیں کہ مختلف پروگراموں اور تقریروں سے اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں تا کہ دنیا کی حقیقی رنگ میں رہنمائی کر سکیں۔ پس اس لحاظ سے میں اس وقت کچھ باتوں کا ذکر کروں گا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حکم فرمایا ہے۔ قرآنی احکامات بیان کرنے سے پہلے میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں‘‘۔

پس یہ بات ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئے۔ ایک بنیادی اصول حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا کہ تقویٰ کا کس طرح پتا چلے؟ تو یاد رکھو تقویٰ بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتا ہے اور نیکی کرنے کی طرف تیزی سے دوڑنے کی توجہ دلاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اس کی رضا حاصل کرتے ہوئے نیکی کرنا اور بدی سے دُور ہونا تقویٰ ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے بیشمار جگہ پر قرآن کریم میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے جن میں سے چند ایک باتیں اس وقت میں یہاں پیش کروں گا۔

ایک بہت بڑی برائی بدظنی ہے۔ اکثر اوقات کسی بات کو غلط رنگ میں سمجھنے یا واضح نہ ہونے کی وجہ سے بدظنی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر بعض دفعہ انسان

اپنی ہی غلط سوچ کی وجہ سے دوسرے کے بارے میں بدظنی پیدا کر لیتا ہے۔ پھر یہ بدظنی اس طرح بعض دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے کہ بڑی کوشش سے نکالنی پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو تو نکلتی ہے اور بڑی دعاؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر انسان خود کوشش نہ کرے اور خدا تعالیٰ سے مدد نہ مانگے، تقویٰ کو سامنے نہ رکھے تو ناممکن ہے کہ بدظنی دلوں سے نکلے اور یہ بدظنی پھر گھروں کے سکون برباد کرنے کا بھی باعث بنتی ہے اور معاشرے کی بے سکونی کا بھی باعث بنتی ہے اور یوں بدظنی کرنے والا انسان ایک کے بعد دوسرے گناہ میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ بے شک ہم اعتقادی لحاظ سے جتنے مرضی مضبوط ہوں اگر عملی حالتوں میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہم مضبوط نہیں تو آہستہ آہستہ بالکل بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے۔

عموماً ہم نے دیکھا ہے کہ ایک برائی کی ٹوہ میں رہ کر پھر انسان دوسرے کی برائیاں تلاش کرنی شروع کر دیتا ہے۔ پھر ان برائیوں کا ذکر بڑے پُراسرار رنگ میں دوسروں سے کرتا ہے اور پھر یہ قدم بدظنی سے آگے بڑھتا ہے اور غیبت شروع ہو جاتی ہے۔ اور غیبت کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی مکروہ فعل قرار دیا ہے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔...... (الحجرات:13) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں بدظنی، تجسس اور غیبت کو بڑے گناہ قرار دیا ہے۔ لیکن انسان سمجھتا نہیں۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بعض باتیں ایسی کر جاتے ہیں جن کے متعلق خیال ہوتا ہے کہ یہ معمولی باتیں ہیں اور پھر ایسی پکی عادتیں پڑ جاتی ہیں کہ پھر ان عادتوں کے برے ہونے کا احساس بالکل ہی مٹ جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

''بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتا نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔...... خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو، یہ سب بُرے کام ہیں۔''

(ڈائری حضرت مسیح موعود جلسہ دسمبر 1905ء)

پھر بدظنی کے بارے میں ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔'' آپ فرماتے ہیں ''میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے''۔ فرمایا ''ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سُوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اُس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے''۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود جلسہ الوداع 12، 13، 14 نومبر 1899ء)

پس ہمیں اس بات کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم بیشک ایک بدظنی سے تو بچے ہوئے ہیں جو...... کے اندر پیدا ہوئی ہے یا ان کے اپنے دلوں میں ہے کہ نعوذ باللہ احمدی حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر یا بالا مقام دیتے ہیں۔ اوپر کا کیا سوال ہے، ہم تو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری پر نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں، آپؐ کی اتباع میں اللہ تعالیٰ اپنے کسی بھی عاجز بندے کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے اور اسی غلامی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کو اس نے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے اور جو اعتراض سب سے بڑا ہے وہ یہی ہے کہ نبی مانتے ہیں۔ اُن کا درجہ آپؐ کے اُمّتی نبی ہونے کا ہے۔ آپؐ کی غلامی میں نبوت حاصل کرنے کا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بعض نے تو بڑی بیباکی سے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے۔ نمازیں نہیں پڑھتے۔ روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔ بہت سارے لوگ جو احمدی ہوتے ہیں اپنے واقعات لکھتے ہیں۔ ان میں کئی جگہ یہ ذکر ہوتا ہے کہ ہمیں ہمارے (-) نے یہ بتایا ہوا تھا۔ عربوں میں سے بعض لوگوں نے اس کا اظہار کیا اور یہ حقیقت ہے جیسا کہ میں نے کہا یہی غلط بیانیوں کی وجہ سے (-) نے (-) کے دل میں آج تک یہ بدظنیاں پیدا کی ہوئی ہیں کہ احمدی اپنے آپ کو نعوذ باللہ (دین حق) سے زیادہ بڑے کسی مذہب کو ماننے والا سمجھتے ہیں۔ اور جب لوگ ہماری مجالس میں آ کر اور ہماری باتیں سن کر (دین حق) کی خوبصورت تعلیم پر ہمیں کاربند دیکھتے ہیں تو...... کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پس اس بدظنی سے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے۔ لیکن ذاتی بدظنیاں جو ایک دوسرے کے بارے میں رکھی جاتی ہیں ان میں ہم میں سے بہت سے مبتلا ہیں اور تقویٰ یہ ہے کہ ان سے بچا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ان سے بچنے کے لئے توبہ کرتے ہوئے جھکا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ عملی تبدیلی کرو تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت کا باعث بنائے گی اور معاشرے کو بھی حسین بنائے گی۔

پس یہ اصول ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ آپس میں صلح صفائی کو قائم رکھنے کے لئے، پیار اور محبت کو قائم کرنے کے لئے، آپس کے نیک جذبات اور پیار و محبت کو بڑھانے کے لئے ہمیشہ ایک دوسرے سے حسن ظن رکھیں بلکہ اس کو بڑھانے اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے بھرپور کوشش کریں کیونکہ عموماً بے چینیوں، لڑائیوں، رنجشوں اور اختلافات کے بڑھنے میں سب سے زیادہ کردار بدظنی کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا حقیقت کچھ بھی نہیں ہوتی یا بہت معمولی سی بات ہوتی ہے اور بدظنی اس کو اتنا بڑھا دیتی ہے کہ معمولی رنجشیں دشمنیوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ پس ایک (-) کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس برائی کے خلاف دیوار بن کر کھڑے ہونا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی کی عیب جوئی سے بھی بچو۔ یہ مشہور حدیث ہم اکثر سنتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے عیب کو دیکھ کر جو دوسری جگہ اس کا ذکر کرتا ہے وہ غیبت کرتا ہے یا یہ ذکر کرنا غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات، وہ برائی، وہ عیب اس شخص میں ہے ہی نہیں جس کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر یہ سراسر بہتان ہے جو اور بھی بڑا گناہ ہے، جھوٹ ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البرّ والصلة والآداب۔ باب تحریم الغیبة۔ حدیث نمبر 6593)

پس اس بہتان اور جھوٹ سے بھی بچو کیونکہ یہ شرک بھی ہے۔ جھوٹ جو ہے وہ شرک کے برابر ہے۔ ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے اگر اس بنیادی چیز کا ہم خیال رکھنے والے بنیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور معاشرے میں حقیقی بھائی چارہ بھی قائم کرنے والے ہوں گے اور یہی اللہ تعالیٰ مومنین کی جماعت سے چاہتا ہے کہ وہ آپس میں محبت اور پیار سے رہیں۔ بھائی بھائی بن کر رہیں۔ صلح جوئی اور امن سے رہیں اور یہی تقویٰ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ...... مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔

پس یہ وہ معاشرہ ہے جو (دین) کی پہچان ہے جس میں صلح صفائی اور بھائی چارے پر زور دیا گیا ہے۔ (دین حق) میں بلاوجہ کی رنجشوں کا پیدا ہونا، اختلافات کا پیدا ہونا، ایک دوسرے کے خلاف الزامات قابل نفرت چیزیں ہیں۔ اگر افراد میں یا گروہوں میں یا خاندانوں میں اور برادریوں میں یہ چیز پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس (-) معاشرے کا فرض ہے کہ ان کو ختم کروائے اور ان میں صلح صفائی کو پیدا کروائے۔

پس یہ بات ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئے کہ اگر من حیث الجماعت حقیقی طاقت حاصل کرنی ہے، اگر جماعت کو ترقی کی منازل کی طرف لے جانا ہے اور اس کا حصہ بننا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا تقویٰ حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لینا ہے، اگر انفرادی طور پر بھی اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے بھائیوں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

آج جب ہم (-) دنیا کی طرف دیکھتے ہیں تو ان کے انحطاط اور تنزل اور ذلت و ادبار اور بے چینی اور ایک دوسرے کی الزام تراشی کی یہی وجہ ہے کہ نہ ہی (-) لیڈروں کو اور نہ ہی علماء کو یہ خیال ہے کہ ہم بجائے پھوٹ ڈلوانے کے، بجائے تفرقے کو مزید ہوا دینے کے صلح اور صفائی کروانے کی کوشش کریں۔ ہم احمدی ان کی ان حرکتوں کو ناپسندیدگی اور کراہت کی نظر سے تو دیکھتے ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں جو ذاتی طور پر بھی اور برادری اور معاشرے کی سطح پر بھی یہ رنجشیں لئے ہوئے ہیں۔ جماعتی نظام صلح صفائی کروانے کی کوشش کرتا ہے لیکن پھر بھی بعض دفعہ بہت تکلیف دہ صورتحال سامنے آ جاتی ہے۔ پس ہم نے اگر ایک جماعت ہونے کا حقیقی فیض اٹھانا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنا ہے تو پھر **ہر سطح پر ایک اکائی بننے کی ضرورت ہے اور یہی عملی خوبصورتی دوسروں کو بھی ہماری طرف متوجہ کرے گی۔** کسی کو اس بات سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف مومن آپس میں صلح صفائی سے رہیں بلکہ مومنین کو یہ توجہ اس لئے دلائی گئی ہے کہ اگر اپنے معاشرے کو خوبصورت بناؤ گے تو (دعوت الی اللہ) کے دروازے خود بخود کھل جائیں گے۔

قرآن کریم میں بھی اور احادیث میں بھی عمومی طور پر تمام انسانوں سے حسن سلوک اور صلح صفائی سے رہنے کا حکم ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ (-) وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر انسان جو امن سے رہنا چاہتا ہے

محفوظ رہے۔(سنن النسائی۔ کتاب الایمان وشرائعہ۔ باب صفة المومن۔ حدیث نمبر 4995) پس (دین حق) کے امن اور صلح کے پیغام میں بڑی وسعت ہے۔ آپس کے تعلقات میں، مل جل کر رہنے میں اس تعلیم میں بڑی وسعت ہے لیکن پہلے مخاطب (-) ہیں۔ اگر خود ہمارے اپنے نمونے ہماری تعلیم کے مطابق نہیں تو ہم کسی کو کچھ کہنے کے بھی حق دار نہیں۔ پس آج اس جلسے کی برکت سے وہ لوگ جن کے درمیان رنجشیں ہیں آپس کے شکوے ختم کریں۔ جو شکوے بڑھ کر قطع کلامی تک پہنچے ہوئے ہیں اس کو ختم کریں، صلح صفائی کو قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے والے بنیں۔

پھر تقویٰ پر چلنے والوں، اللہ تعالیٰ سے بخشش کی امید رکھنے والوں اور پھر کامیابیوں اور ترقیات کی خواہش رکھنے والوں اور ان کو پانے والوں کو **اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچائی پر قائم رہنے اور سچ بولنے کی تلقین فرماتا ہے۔** اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ...... (الاحزاب:71-72) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا ہے۔

جھوٹ بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔(دین حق) اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہے کہ ذرا سی بھی غلط بیانی سے کام لیا جائے۔ کجا یہ کہ انسان جھوٹ بولے۔ بلکہ غلط بیانی نہ کرنے سے بھی بڑھ کر (دین حق) کہتا ہے کہ تم ایسی پیچ دار بات بھی نہ کرو جو کسی کو تمہارے بارے میں غلط رائے قائم کرنے والا بنا دے۔ پس جب اپنے معاملات لوگوں سے طے کرو تو سیدھے اور ہر طرح سے سچائی پر مبنی معاملات کرو۔ بہت سے جھگڑوں کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ جس سے معاملہ کیا جا رہا ہو وہ کچھ اور سمجھتا ہے اور جھگڑے کی صورت میں، جب بھی اگر کوئی جھگڑے کی صورت پیدا ہو تو معاملہ کرنے والا اپنی تشریح کسی اور رنگ میں کر رہا ہوتا ہے اور جب یہ معاملات عدالتوں میں چلے جائیں تو پھر وکیل اس پر مزید حاشیہ آرائی کر دیتے ہیں۔ ایسی پیچ دار بات بنا دیتے ہیں کہ اپیلوں اور مقدموں میں زندگی گزر جاتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ پیچ دار باتوں سے بچو۔ پھر نکاح کے خطبات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات رکھ کر لڑکے اور لڑکی اور ان کے خاندانوں کو بھی یہ توجہ دلائی ہے کہ یہ فریقین کا شادی کا دو بندھن جو قائم ہونے جا رہا ہے اس میں سچائی کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ یہی اعتماد کی بھی بنیاد ہے اور یہ تقویٰ کی بھی بنیاد ہے اور پھر اس کے فوائد بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے کہ لغو اور پیچ دار باتوں سے جب تم بچو گے تو کیا فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ پس اگر تقویٰ نہیں تو پھر اعمال کی اصلاح بھی نہیں ہوگی، غلطیوں کی سزا بھی ملے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’جب تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور اگر نافرمانی ہو تو معاف کر دیتا ہے۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 424) اگر نافرمانی ہو جائے، غلطی ہو جائے تو اللہ معاف کر دیتا ہے۔ نافرمانی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر انسان یہ کہتے ہوئے کہ میرے میں تقویٰ ہے بڑے گناہ کرتا پھرے۔ تقویٰ ہے تو گناہ تو ہو ہی نہیں سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ بھول چوک نہ ہو جائے۔ تقویٰ ہے تو پھر تو انسان گناہ کے قریب بھی نہیں جاتا۔ نافرمانی یہ ہے کہ بشری کمزوری کی وجہ سے جو غلطیاں ہوتی ہیں خدا تعالیٰ انہیں معاف کر دیتا ہے۔ اگر دونوں فریق تقویٰ اور سچائی سے کام لے رہے ہوں تو ایک دوسرے کی چھوٹی موٹی غلطیوں سے خود بھی صرف نظر کر رہے ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر چلنے کی صحیح رنگ میں رہنمائی اور قول سدید کی حقیقت ایک مومن پر اس وقت کھلتی ہے جب وہ قرآن کریم کو اپنا رہنما اور لائحہ عمل بنائے۔ پس اس کے لئے قرآن کریم پر غور اور اس پر عمل کی حتی المقدور کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہے اور جب تک یہ نہ ہوگا اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا فعل اور قانون جو فلاح کے بارے میں جاری ہونا ہے، جو اعمال کی درستگی کے بارے میں جاری ہونا ہے، جو گناہوں کی بخشش کے بارے میں جاری ہونا ہے وہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بشری کمزوریوں کو اس وقت ڈھانپتا ہے جب تقویٰ سے کام لیا جا رہا ہو اور قول سدید کا اظہار ہو رہا ہو۔ پس اس اہم بات کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ آیت کا جو اگلا حصہ ہے اس کے الفاظ نے اس مضمون کو مزید کھول دیا ہے کہ کامیابیاں اسے ہی ملتی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اطاعت اس وقت ہو سکتی ہے جب احکام کا علم ہو۔ پس احکام کی تلاش بھی کرنی چاہئے۔ اگر رشتوں کے وقت اور اپنے گھریلو معاملات میں اور معاشرے کے معاملات میں انسان اس بات کو سمجھ کر اس کا اظہار شروع کر دے تو جہاں اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو درست کر رہا ہوگا وہاں ہمیں احکامات کے علم ہونے کی وجہ سے ہر موقع پر رہنمائی بھی مل رہی ہوگی۔ ہماری غلطیوں کی بخشش کے سامان بھی ہو رہے ہوں گے اور پھر اس کا وسیع اثر ہماری ذات یا دو فریقین سے نکل کر خاندان اور معاشرے پر بھی ہو رہا ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ متقی معاشرہ قائم کرنے کے لئے اور اگلی نسلوں میں بھی تقویٰ جاری رکھنے کے لئے ہمیں دعا سکھاتا ہے۔ فرمایا ...... (الفرقان:75) کہ اے وہ لوگو جو یہ کہتے ہو کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

پس ایک متقی انسان کا اپنے آپ کو متقی بنا لینا کافی نہیں یا یہ دعویٰ کر دینا کافی نہیں کہ میں متقی ہوں یا خود تقویٰ پر چلنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں متقیوں کا امام بنائے۔** امام سربراہ اور رہنما کو بھی کہتے ہیں اور قابل تقلید نمونے کو بھی کہتے ہیں۔ پس بیویوں کے لئے، اپنے زیر اثر لوگوں کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، اپنی اولاد کے لئے، متقیوں کے لئے ایک نمونہ بننے کی یہ دعا ہے۔ یہ بڑی وسیع دعا ہے اور یہ کہ ان سب سے ہمیں آنکھوں کا نور عطا ہو، سکون عطا ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ’’وہ آنکھوں کا نور ہوں جو دل کے سرور کا نشان ہے اور دعا مانگتے ہیں کہ ہم سچے فرمانبرداروں کے لئے آئندہ کے لئے نمونہ ہوں۔‘‘ سچے فرمانبرداروں کے لئے نمونہ ہوں یعنی جو لوگ پہلے ہی فرمانبرداری اختیار کئے ہوئے ہیں تقویٰ پر چلنے والے ہیں ان کے لئے بھی نمونہ بننے والے ہوں۔ پس جب ہر ایک متقی دوسرے متقی کے لئے نمونہ بن رہا ہوگا تو جو معاشرہ، ایک خوبصورت معاشرہ پیدا ہوگا اس کا انسان تصور کر سکتا ہے کہ کتنا حسین ہوگا۔ پس اس دعا میں بڑی وسعت ہے اور یہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے کی دعا ہے۔ ذرا تصور کریں کہ اگر ہر ایک یہ دعا مانگ رہا ہو اور اس دعا کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے یہ دعا مانگ رہا ہو تو کیسا خوبصورت معاشرہ قائم ہوگا۔ جیسا کہ میں نے کہا انسان جب امام بننے کی دعا کرتا ہے تو اپنے علم و عمل میں بھی بڑھنے کی کوشش کرتا ہے، اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر فرد کی یہ کوشش جہاں اس شخص کی روحانی حالت کو بڑھا رہی ہوگی وہاں جماعتی ترقی کی نئی منزلیں بھی طے ہو رہی ہوں گی۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں زوال نہیں آ رہا ہوگا بلکہ ترقی ہو رہی ہوگی۔ آجکل کے معاشرے میں جہاں دنیا کے حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے انسان جب متقی بننے اور متقیوں کا امام بننے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بھی ہوگا۔ ہم نے جو حضرت مسیح موعود کو مانا ہے اور یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک ہم نے نہ صرف تقویٰ پر چلنے بلکہ تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں۔ اپنی اولاد کی تربیت کر رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق میں اپنے نمونے قائم نہیں کر رہے تو پھر اس دعا سے ہم فیض نہیں پا سکتے۔

اللہ تعالیٰ پھر عہدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور یہ بھی تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اس بارے میں فرماتا ہے۔ ...... (آل عمران:77) ہاں کیوں نہیں جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی مقبول ہے جو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ عہدوں کو پورا کرنا تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف عہدوں اور امانتوں کے حق ادا کرنے کی ہی ہمیں تلقین نہیں کی بلکہ فرمایا کہ یہ تقویٰ کے معیاروں میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس بہت سے معاشرے کے مسائل اس لئے جنم لیتے ہیں کہ انسان اپنی باتوں اور اپنے عہد سے پھر جاتا ہے۔ ایک احمدی کو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اس لئے یہ دین کا تقاضا ہے کہ ہم ہر عہد جو کسی واضح قرآنی حکم کے خلاف نہیں ہے اسے پورا کرنے والا بنیں کیونکہ یہ ضروری ہے۔ تو جہاں ہم نے اپنے دینی عہد نبھانے ہیں وہاں دنیاوی معاملات کے عہد بھی نبھانے ہیں۔ عہدوں کو نبھانا بھی دین ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں عہدوں کی پابندی کی طرف توجہ دلائی تو یہ نہیں فرمایا کہ دینی عہدوں کو نبھانا ضروری ہے اور دنیاوی عہدوں کو، غیر قوموں کے ساتھ عہدوں کو نہ نبھاؤ۔ یہ بدعہدی کرنا دنیا داروں کا شیوہ تو ہے ایک مومن کا نہیں، تقویٰ پر چلنے والے کا نہیں۔ جیسا کہ آجکل بعض بڑی قوتیں غریب قوموں سے معاہدے کرتی ہیں اور وقت آنے پر بعض توجیہیں پیش کرنے لگ جاتی ہیں یا معاہدے میں کوئی ایسی پیچ دار بات رکھ لی جاتی ہے جس سے بعد میں اپنے مفادات حاصل ہو سکیں۔ قول سدید نہیں ہوتا۔ پس یہ ان لوگوں کا شیوہ تو ہے۔ یہ (دین حق) ہی ہے جو کہتا ہے کہ قول سدید بھی کرو کہ یہ تقویٰ ہے۔ اور عہد بھی پورے کرو کہ یہ تقویٰ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد کر کے پھر بدعہدی کرنا نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔(صحیح البخاری۔ کتاب الایمان۔ باب علامة المنافق۔ حدیث نمبر 33) اور انسان کو یہ منافق بناتی ہے۔ پس ہمیں بڑی باریکی میں جا کر اپنے ہر عہد کو نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قرآن کریم نے ہمیں بہت سے احکامات دیئے ہیں۔ کچھ اوامر ہیں جن کے کرنے کا حکم ہے کچھ نواہی ہیں جن سے بچنے کا حکم ہے۔ پس ان کی تلاش کی ضرورت ہے ایمان لانے کے بعد اس میں ترقی کی ضرورت ہے۔ شرائط بیعت میں ہم نے یہ بھی عہد کیا ہوا ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کروں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام صفحہ 464) پس اس کی تلاش کی ضرورت ہے اور یہی وہ راستہ ہے جس کی ہمیں تلاش کی ضرورت ہے اور یہ احکامات ہی ہمارے لائحہ عمل ہیں اور ہونے چاہئیں۔

پس کچھ باتوں کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہوئے اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان کے معیاروں کو بلند کرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنے روزمرہ کے معاملات کو سنوار کر ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ اگر ہم صرف یہاں تقریریں سن کر اور نعرے لگا کر چلے گئے تو یہ جلسہ اور اس کا اتنا وسیع انتظام جیسا کہ جمعہ پر بھی میں نے کہا تھا بے فائدہ اور فضول ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ ان دنوں میں دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں اور تمام حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں اور اس

کے بارے میں سوچیں کہ یہ کس طرح بہترین رنگ میں ادا ہو سکتے ہیں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بھی بلند کرنے کی کوشش کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں اور اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو،‘‘ (یعنی خدا تعالیٰ کے لئے)’’اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اِن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی تقویٰ عطا فرمائے اور ہم اس جماعت کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود بنانا چاہتے تھے۔ جلسے کے ان دنوں میں ہم حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر شر سے بچائے اور یہ جلسہ بے شمار برکتوں کا حامل ہو۔

اب دعا کرلیں۔(دعا)

☆............☆............☆

مکرم انور ندیم علوی صاحب

چودھری محمد علی مضطؔر عارفی کی یاد میں

ہر قدم احتیاط سے رکھنا
ہر قدم پل صراط ہے یارو
آؤ مضطر کا ذکر خیر کریں
مر کے بھی جو حیات ہے یارو

استاذی المحترم چودھری محمد علی صاحب سے پہلی ملاقات ٹی آئی کالج میں داخلے کے وقت ہوئی۔ ان دنوں ٹی آئی کالج کا کشتی رانی (Rowing) میں نام پنجاب بھر میں اول نمبر پر تھا۔ خاکسار کے تین بڑے بھائی نواب شاہ سندھ کے حوالے سے سندھی برادران کہلاتے تھے نیز اپنی اپنی کلاسز کے حساب سے بورڈ اور ڈگری ٹیموں کا حصہ بھی۔محترم چودھری صاحب نے اسی حوالہ سے مجھے بھی روئنگ ٹیم میں شمولیت کے بارے میں پوچھا۔ مجھے روئنگ سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی اور ویسے بھی سائنس مضامین اور پریکٹیکل کی وجہ سے کشتی رانی کے لئے ٹائم نکالنا مشکل تھا۔اس لئے میں روئنگ ٹیم میں شمولیت کی حامی نہ بھر سکا۔ کالج میں محترم چودھری صاحب سے کچھ عرصہ انگریزی پڑھنے کا موقعہ ملا۔ ہمارے نصاب میں ایک انگریزی کا لکھا ہوا مضمون (پاکستان زندہ باد) Pakistan Zindabad بھی شامل تھا۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں اس مصنف کے بعض الفاظ پر محترم چودھری صاحب کو شدید تحفظات تھے۔ دنیا کے لئے قائداعظم ایک سیاسی لیڈر تھے مگر چودھری صاحب کے دل میں قائداعظم کے لئے عقیدت واحترام کا منفرد جذبہ موجزن تھا۔

کالج کے ابتدائی سالوں میں ہمیں شاعری سے زیادہ لگاؤ نہ تھا تاہم محترم چودھری صاحب کی شاعری کا چرچہ عام تھا۔ آپ کی شاعری تنہائی کے سوز و گداز اور وصال یار کے منفرد موسموں سے لبریز ہے۔ان دنوں آپ کی پنجابی غزل کا یہ شعر زبان زد عام تھا۔ ؎

اکھاں دی رکھوالی رکھ
عینک بھاویں کالی رکھ

کالی عینک۔تنہائی۔امام وقت سے عشق چودھری صاحب کی شخصی تکون کا سمبل (Symbol) سمجھی جاتی تھی۔ کالج کے بعد بھی متعدد مشاعروں میں چودھری صاحب سے ان کا کلام سننے کا موقعہ ملا اور آپ کی زیر صدارت اپنا کلام سنانے کا بھی۔ ایک دفعہ تخلیق لاہور میں کسی نے چودھری صاحب کی غزل۔

عشق اس کے عہد میں بے دست و پا ہو جائے گا
آنکھ استنبول، چہرہ قرطبہ ہو جائے گا

دھڑلے سے اپنے نام سے شائع کرادی۔ میں نے ایڈیٹر جناب اظہر جاوید کو اس ادبی چوری کے بارے میں خط لکھا۔ نیز پورا حوالہ دے کر اس غزل کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی ارسال کی۔ میں نے انہی دنوں اخبار جہاں کے برابر ایک بڑے سائز اور اعلیٰ کاغذ پر شائع ہونے والے ہفت روزہ میں چودھری صاحب کی تصویر کے ساتھ آپ کی شاعری کے حوالہ سے ایک مضمون لکھا اور اشاعت کے بعد میگزین لے کر محترم چودھری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ربوہ میں وہ میگزین بہت کم دستیاب تھا تاہم مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ میگزین آپ کے پاس پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ خوشنودی کا اظہار کیا۔

محترم چودھری صاحب نئے لکھنے والوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے۔ میں نے دارالنصر غربی میں نیا مکان بنوایا تو ایک دوست کے ادبی مشورہ پر نئے مکان میں افتتاحی مشاعرہ رکھا۔ بڑی محبت سے اس میں شامل ہوئے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے برادرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ کے ہمراہ چودھری صاحب سے ملاقات اور دعا کی غرض سے حاضر خدمت ہوا۔ مکرم محمد اشفاق صاحب بھی آپ کے شاگرد رہے ہیں۔ 1974ء کے پُرآشوب دور میں انہیں چودھری صاحب کے ہمراہ گوجرہ جانے کا موقعہ ملا۔ پہلے چودھری صاحب انہیں پہچان نہ سکے۔ مگر واقعہ بیان کرنے کے بعد انہیں یاد آگیا۔ مجھے بھی بعد میں پہچانا جب میں نے نام بتایا تو فرمانے لگے۔ آپ کا نام تو شاعری کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

چودھری صاحب مکمل اور مجسم شاعر تھے۔ غم دنیا۔ غم جاناں۔ ہجر و فراق اور تنہائی شاعری کے لئے بطور مہمیز ہیں۔ ایک طرف چودھری صاحب دوری اور ہجر کے غم سے آشنا تھے تو دوسری طرف وصال یار کے سارے موسموں سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے۔ خلافت ثانیہ سے لے کر خلافت خامسہ تک لطف و کرم اور عنایات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ تبھی تو اس طرح کے لافانی شعر اترتے ہیں۔ ؎

جسم و جاں دونوں معطر ہو گئے
کتنا خوشبودار ہے تیرا خیال

میں نے مضمون کے آغاز میں محترم چودھری صاحب کے دو شعر لکھے ہیں در حقیقت یہ اشعار ہمارے دلوں کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ بلندئ درجات کی دعا کے ساتھ چودھری صاحب نے جو اشکوں کے چراغ اپنے شعروں میں جلائے ہیں ان کی روشنی سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کے اردو، اشعار پیش کئے جا رہے ہیں۔ اگر اللہ نے توفیق دی تو ان کی پنجابی شاعری کا ذکر الگ مضمون میں کروں گا۔

یہ کمرہ جس سے خوشبو آ رہی ہے
ہمارے یار کا دفتر رہا ہے
محبت ہو گئی ہے تجھ سے مضطر!
تو کس محبوب کا نوکر رہا ہے

....

آنسو ہوں اگر تمہیں میسر
پانی سے کبھی وضو نہ کرنا

....

وہ زمانہ بھی کیا زمانہ تھا
عشق تھا اور غائبانہ تھا
جس حسیں سے تمہیں محبت تھی
اس سے اپنا بھی عاشقانہ تھا

....

تیرے کہلائے تجھ سے نسبت کی
ہم نے کیا کیا نہیں جسارت کی
بارہا دل کے فیصلے بدلے
یعنی توہین کی عدالت کی

....

جاں کا غم، جاناں کا غم، دنیا کا غم، عقبیٰ کا غم
کیا نہیں دیتا ہے جب میرا خدا دینے لگے
جیتے جی کوئی کسی کا پوچھنے والا نہ تھا
مر گئے تو اپنے بیگانے دعا دینے لگے

....

عاشق صادق ہوں، فرزانہ نہیں
میرے اندر عقل کا خانہ نہیں
دل پہ دستک دے رہے ہو کس لئے
گھر میں کوئی صاحب خانہ نہیں

....

آہ وہ اشک ندامت جو اندھیری رات میں
ایک آیت کی طرح پلکوں پہ تھا لکھا ہوا
مجھ سے لے کر رکھ لیا واپس مرے ستار نے
نامۂ اعمال میں تھا جانے کیا لکھا ہوا

....

گالیاں کھاتا ہوں دیتا ہوں دعا
آجکل اس امر پر مامور ہوں
چین سے بیٹھا ہوں اوج دار پر
کیا بتاؤں کس قدر مسرور ہوں

....

لے گیا اپنے ہمراہ سب رونقیں
وہ جو تھا اک حسیں نوجواں شہر میں
وہ جہاں بھی رہے مسکراتا رہے
کہہ رہے ہیں یہ خالی مکاں شہر میں

....

یار اگر واپس نہ آیا جلد شہر ہجر میں
جائیں گے ملنے کو ہم بھی پا پیادہ اس برس
جب دریچے فرش کے مضطر! مقفل ہو گئے
عرش کے در ہو گئے ہم پر کشادہ اس برس

....

صلیب عشق پہ چڑھنے کی دیر تھی مضطر!
وہ پھول برسے، گڑھے پڑ گئے زمینوں میں

....

میرا قاتل بچ کے جا سکتا نہیں
مجھ سے وعدہ ہے یہ میرے پیر کا

....

موت مجھ سے سنبھل کے بات کرے
عشق کی آخری نشانی ہوں
کس کو حاصل دوام ہے پیارے
تو بھی فانی ہے، میں بھی فانی ہوں

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122037 میں Amtatul Syafi

بنت Abdul Basit قوم......پیشہ طالب علم عمر22سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nilai ضلع و ملک Malaysia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 700 Malaysian Ringgit ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amtul Syafi گواہ شد نمبر1۔ Zarudin S/o Md.Zin گواہ شدنمبر2۔ Md .Nasir S/o Abd .Wahab

مسل نمبر122038 میں Raheela Saman Jadran

بنت Dr.Abdul Mominn Jadran قوم......پیشہ طالب علم عمر19سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Baitul Fatooh ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 8 تولہ 2ہزار Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 100 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Raheela Saman Jadran گواہ شد نمبر1۔ Dr.Momin Jadra S/o Muhammad گواہ شدنمبر2۔ M.aA Qadeer Nafeer Ch . S/o Molvi Muhammad Ismail

مسل نمبر122039 میں Sadia Imran

زوجہ Imran Ahmad قوم......پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن T.Heath ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sadia Imran گواہ شد نمبر1۔ محمد ارشد ولد محمد اشرف مرحوم گواہ شدنمبر2۔ عمران احمد ولد محمد لطیف

مسل نمبر122040 میں Tahir Parvez

ولد Taj Ud Din قوم آرائیں پیشہ ڈاکٹر عمر51سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Thorinton ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 فروری 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان 2لاکھ 60ہزار Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 900 Pound Sterling ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tahir Parvez گواہ شد نمبر1۔ شکیل احمد ولد محمد اقبال گواہ شدنمبر2۔ فاصل محمود ثاقب ولد چوہدری محمد اسلم

مسل نمبر122041 میں Naeem Ahmed

ولد Bashir Ahmed قوم آرائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر71سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Malden Mansor ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 495 Pound Sterling ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Naeem Ahmed گواہ شد نمبر1۔ M.Adil Zafar S/o M.Z.Kaleem گواہ شدنمبر2۔ Athar Naseer S/o Naseer Ahmad

مسل نمبر122042 میں Samatou Assane

ولد Samatou Alamon قوم......پیشہ مکینک عمر47سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن......ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 600 Pound Sterling ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Samatou Assane گواہ شد نمبر1۔ Ab Qaisar S/o Abdul Qadir گواہ شدنمبر2۔ Jamil Ahmad S/o Late Karam Baksh

مسل نمبر122043 میں Muhammad Boota

ولد Muhammad Deen قوم......پیشہ کاروبار عمر55سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Birmingham ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت Self Emp مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Boota گواہ شد نمبر1۔ Kashif Waheed S/o Abdul Aziz گواہ شدنمبر2۔ Muhammad Daud Nasir S/o Mirza Muhammad Yaqub

مسل نمبر122044 میں Nasreen Naeem

زوجہ Naeem Ahmed قوم......پیشہ خانہ داری عمر67سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Malden Manoc ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 279.14 گرام 9024Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 250 Pound Sterling ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nasreen Naeem گواہ شد نمبر1۔ M.Adil Zafar S/o M.Z Kaleem گواہ شدنمبر2۔ Athar Naseer S/o Naseer Ahmad

مسل نمبر122045 میں Shaheen Ahmad Nasir

بنت Naseem Ahmad Nasir قوم......پیشہ...... عمر40سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Roehmapton ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 820Pound Sterling ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Shaheen Ahmad Nasir گواہ شد نمبر1۔ Abdul Wasay Khan S/o Abdul Qadir Khan گواہ شدنمبر2۔ Atiq Yousaf S/o Mohammad Yousaf

مسل نمبر122046 میں Anam Ahmad

زوجہ Burhan Ahmad قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر25سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Roehampton ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 10 تولہ 3ہزار Pound Sterling (2) حق مہر 10ہزار Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 2001-Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Anam Ahmad گواہ شد نمبر1۔ نعمان طارق ولد شیخ طارق محمود گواہ شدنمبر2۔ طارق محمود ولد لعل محمد

مسل نمبر122047 میں Naseera Mir

زوجہ Bushir Ud Din Mir قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر48سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wimbledon ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اپریل 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 65 گرام 1560 Pound Sterling (2) حق مہر 20ہزار پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 160 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Naseera Mir گواہ شدنمبر1۔ Ali Murad S/o Noor Ahmad Shakir گواہ شدنمبر2۔ Anas Ahmad S/o Ch.Sikandar Khan

مسل نمبر122048 میں Rabia Mehmood

زوجہ Umar Javed Shaheed قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر29سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B,Ham West ضلع وملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 13 تولہ 3250 Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 288 Pound Sterling ماہوار بصورت Benfits مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rabia Mehmood گواہ شد نمبر1۔ Arif Mehmood S/o Rafi گواہ شدنمبر2۔ Sh,Mahmood Ahmed Ahmed Shah Nawasz S/o Mohammad Amin

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہ صاحب ناروے تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا سید طارق احمد شاہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم رانا رشید احمد خان صاحب ابن مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھاوج مکرمہ شمیم سعید رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعید احمد خان صاحب آف لندن ہارٹ اٹیک کی وجہ سے جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ دو ہفتے مسلسل بے ہوشی کے بعد طبیعت میں بہتری کے آثار ہیں۔کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہو مکرمہ نجمہ رضوان صاحبہ اہلیہ مکرم رضوان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بیمار ہیں۔چار ماہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفا دے۔آمین

مکرم مظفر احمد مشتاق صاحب معلم سلسلہ چاہ احمدیہ والا ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ صباح النثار صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہیں۔ کیموتھراپی کا عمل جاری ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالسمیع خاں صاحب (ر) ہیڈ ماسٹر صدر محلہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ حلیمہ طاہرہ صاحبہ مورخہ 5 جنوری 2016ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں وفات پاگئیں۔نماز جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں 6 جنوری کو صبح 10 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی نے کرائی۔ مرحومہ مکرم چوہدری عبدالمومن صاحب کاٹھگڑھی کی بیٹی اور مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔ لجنہ اماءاللہ سمندری کی صدر رہیں۔ نیز نگران حلقہ بھی رہیں بڑی فعال رکن تھیں۔قرآن پاک کی روزانہ تلاوت کرتی تھیں۔الفضل اور مصباح کا باقاعدہ مطالعہ کرتی تھیں۔خلافت سے بے حد پیار تھا۔ جماعتی چندہ جات باقاعدگی اور فکر سے دیتی تھیں۔ چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کی ادائیگی اعلان ہوتے ہی کر دیتی تھیں۔حصہ جائیداد کی ادائیگی اپنی زندگی میں کر دی تھی۔ بچپن ناصر آباد اور محمود آباد کی سٹیٹس میں گزرا۔اس وقت کی یادیں اکثر سنایا کرتی تھیں۔محلہ دارالرحمت شرقی بشیر کی لجنہ میں بہت مقبول تھیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ٹنڈر نوٹس برائے قبرستان عام ربوہ

قبرستان عام ربوہ میں درج ذیل کاموں کی تکمیل کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔خواہشمند احباب اپنی اپنی کوٹیشنز بند لفافہ جات میں مورخہ 23 جنوری 2016ء صبح 11:00 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائیں اسی روز سب کے سامنے کوٹیشنز چیک کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔منظور شدہ ٹھیکیدار کو فوری طور پر کام شروع کرنا ہو گا۔ دفتر کو حق حاصل ہو گا کہ کسی بھی کوٹیشن کو وجہ بتائے بغیر منظور یا نامنظور کرے۔

1۔ سادہ کتبہ لگوائی فیس .... کتبہ خود بنوائیں جو کہ منظور شدہ سائز کا ہوگا۔
2۔کتبہ پر ماربل لگوائی فیس ...... ماربل مالک نے مہیا کرنا ہے۔
3۔ڈمپ بنوائی فیس.........
4۔مرمت کتبہ فیس.........
5۔قبر پر بجری ڈلوائی فیس...... بجری خود بھی قبر پر ڈال سکتے ہیں۔
6۔قبر پختہ کروائی معہ میٹریل فیس.........
7۔قبر پر چاروں طرف ماربل لگوائی فیس...... ماربل مالک نے مہیا کرنا ہے۔

تمام اخراجات کی رسیدات دفتر صدر عمومی سے جاری ہوں گی۔مزید معلومات کیلئے دفتر صدر عمومی میں رابطہ کر سکتے ہیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نماز جنازہ

مکرم عزیز الرحمٰن صاحب دارالفضل شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم عبدالرحمٰن صاحب لندن میں وفات پاگئے ہیں ان کی نماز جنازہ مورخہ 13 جنوری 2016ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں ہوگی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور مغفرت فرمائے۔آمین

ربوہ میں موسم سرما کی پہلی بارش

ربوہ میں کافی عرصہ سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے اور خشک سردی پڑنے سے لوگ نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کے امراض میں مبتلا ہو رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 12 جنوری 2016ء کو دن کے وقت ربوہ میں موسم سرما کی پہلی موسلا دھار بارش ہوئی جس سے ربوہ میں موسم خوشگوار ہوگیا۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

18 جنوری 2016ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور) Live
1:35 am	رفقائے احمد
2:05 am	ڈائمنڈ جوبلی سپورٹس ریلی
2:35 am	Canadian Cookies
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
4:10 am	سوال وجواب
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:15 am	یسرنا القرآن
6:40 am	گلشن وقف نو
7:50 am	رفقائے احمد
8:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
9:30 am	ڈائمنڈ جوبلی سپورٹس ریلی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جامعہ احمدیہ یوکے شاہد کلاس کا کنونشن 13 دسمبر 2014ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ سروس
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اگست 2015ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:20 pm	وادیٔ کشمیر
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	وادیٔ کشمیر
8:30 pm	ہومیوپیتھی کے کرشمے
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	جامعہ احمدیہ یوکے شاہد کلاس کا کنونشن

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 13 جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:27
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	20 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	8 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 جنوری 2016ء

6:10 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 16 ستمبر 2011ء
2:00 pm	سوال وجواب
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 فروری 2010ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
E-mail: mrahmad@hotmail.com
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10